REGD No. L. 5254 — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۶ ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ — فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ — ۱۵ وفا ۱۳۳۵ ہش — ۱۵ جولائی ۱۹۵۶ء — نمبر ۱۶۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۱۳ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق بکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مری سے مطلع فرماتے ہیں:-

طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ جولائی (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل دوپہر کے بعد بخار ہو گیا تھا اور شام کے قریب انتڑیوں کی سوزش بھی بڑھ گئی تھی۔ اور کافی بے چینی رہی۔ آج صبح کچھ افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت اچھی ہے۔ البتہ کمر کا درد تا حال باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا کے لئے خاص دعا کی تحریک

ربوہ ۱۴ جولائی۔ آج مری سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تار موصول ہوئی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا کا اپریشن ۱۲ جولائی کو لنڈن میں ہونا تھا۔ احباب کرام پوری توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اپریشن کامیاب کرے اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

آخری مرحلہ پر غیر ملکی امداد کے امریکی بل میں ۴۰ کروڑ ڈالر کے اضافہ کی اپیل

سینٹ کی فراہمیٔ فنڈ کمیٹی میں مسٹر ڈلس اور ایڈمرل ریڈ فرڈ کی تقاریر

واشنگٹن ۱۴ جولائی۔ امریکی وزیر خارجہ جان فوسٹر ڈلس اور مشترکہ چیفس آف سٹاف کے صدر ایڈمرل آرتھر ریڈ فرڈ نے سینٹ کی فراہمیٔ فنڈ کمیٹی سے اپیل کی ہے کہ وہ ایوان نمائندگان کے منظور کردہ غیر ملکی امداد کے بل میں ۴۰ کروڑ ڈالر کا اضافہ کر دے۔ مسٹر ڈلس نے کل کمیٹی کے ایک خفیہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بل کی رقم ۳ ارب ۶۰ کروڑ ڈالر سے بڑھا کر ۴ ارب ۱۳ لاکھ ڈالر کر دی جائے۔ یاد رہے امریکی آئین کے مطابق ایسے بلوں کی منظوری دو مرحلوں میں دی جاتی ہے۔ پہلے ایوان نمائندگان اور سینٹ رقم خرچ کرنے کی منظوری دیتے ہیں۔ اس کے بعد فراہمیٔ فنڈ کی منظوری کا مرحلہ آتا ہے۔ ان دونوں مرحلوں میں سے گزرنے کے بعد بل کی منظوری مکمل سمجھی جاتی ہے۔ ابھی سینٹ نے غیر ملکی امداد کے بل کے سلسلہ میں صرف خرچ کرنے کی منظوری دی ہے۔ فراہمیٔ فنڈ کی منظوری ابھی باقی ہے۔ اس سے قبل خرچ کی منظوری کے سلسلہ میں سینٹ نے صدر آئزن ہاور کی خاص اپیل کے باوجود بل کی رقم میں خاطر خواہ اضافہ منظور نہیں کیا تھا۔

مشرقی پاکستان کے لئے چین کی طرف سے ۴ ہزار ٹن چاول کا تحفہ

۶۰ ہزار ٹن چاول مناسب نرخوں پر بھی مہیا کیا جائے گا

کراچی ۱۴ جولائی۔ یہاں حکومت پاکستان اور چین کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت چین مناسب اور معقول قیمت پر پاکستان کو ساٹھ ہزار ٹن چاول فروخت کرے گا۔ قیمت پاکستانی کرنسی میں ادا کی جائے گی۔ حکومت چین نے مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال پر قابو پانے کے لئے ۴ ہزار ٹن چاول تحفے کے طور پر دینے کی بھی پیشکش کی ہے۔ حکومت پاکستان نے یہ پیشکش شکریہ کے ساتھ قبول کر لی ہے۔

ادھر امریکی چاول کے تحفے کا چھٹا جہاز نو ہزار آٹھ سو ٹن چاول لے کر چاٹگام پہنچ گیا۔ ایک روسی جہاز بھی چھ ہزار ٹن چاول لے کر پاکستان کی بندرگاہ پر پہنچا ہے۔

پروفیسروں کے کام کی نگرانی کے لئے خاص عملہ مقرر کرنے کی تجویز

لاہور ۱۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ صوبہ کے کالجوں میں اساتذہ کی کارگزاری کا اچانک معائنہ کرنے کے لئے تعلیمی ڈائریکٹری سٹاف مقرر کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تجویز اس بنا پر زیر غور آئی ہے کہ ایف اے اور بی اے کے امتحانات میں فیل ہونے والے طلباء کے تناسب میں ہر سال غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔ عام شکایت یہ ہے کہ کالجوں میں اکثر اساتذہ تعلیم و تدریس کے کام میں پوری طرح دلچسپی نہیں لیتے۔ پروفیسروں کا اوسطاً صرف تین پیریڈ روزانہ پڑھانا ہے۔ حالانکہ دوسرے تمام سرکاری اداروں میں کام کے اوقات چھ گھنٹے سے آٹھ گھنٹے تک مقرر ہیں۔

دریائے سندھ میں پانی کا اخراج

حیدرآباد ۱۴ جولائی۔ کوٹری بیراج پر کل دریائے سندھ میں پانی کا اخراج ۴ لاکھ ۹۳ ہزار ایک سو کیوسک تھا اور پانی کی سطح ۶۹ء۱۷ فٹ تھی۔

شاہ حسین اسلامی کانفرنس میں شرکت کریں گے

عمان ۱۴ جولائی۔ اردن کے شاہ حسین نے اسلامی کانفرنس میں شرکت کی دعوت منظور کر لی ہے۔ یہ کانفرنس ماہ ستمبر میں ریاض میں منعقد ہوگی۔

شاہ ایران واپس تہران پہنچ گئے

تہران ۱۳ جولائی۔ شہنشاہ ایران شاہ رضا پہلوی اور ان کی ملکہ ثریا روس کے سرکاری دورے کے بعد کل تہران واپس پہنچ گئے۔

پیرس ۱۳ جولائی۔ امریکی سفیر متعینہ پیرس مسٹر ڈگلس ڈلن نے وزیراعظم تونس کو مطلع کیا ہے کہ امریکہ فرانس کے توسط کے بغیر تونس کو کسی قسم کی امداد نہیں دے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا
ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ر جولائی سنہ ۵۶ء

حق خودارادیت

پاکستان اور بھارت کے درمیان جو تنازعات ہیں۔ ان میں سے مسئلہ کشمیر جو عظیم اہمیت رکھتا ہے۔ وہ اس امر سے ظاہر ہے۔ کہ یہ مسئلہ نو دس سال کے عرصہ میں جب سے یہ مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ کم از کم بھارتیوں۔ پاکستانیوں اور کشمیریوں کے ذہن سے ایک لمحہ کے لئے بھی محو نہیں ہوا۔ بعض دوسرے بڑے بڑے تنازعات بھی بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ان کا حل ہونا بھی پاکستان اور بھارت کے درمیان خوشگوار تعلقات استوار کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ لیکن کشمیر کا مسئلہ تو ایسا ہے۔ کہ جب تک یہ حل نہ ہو۔ دونوں ملکوں کے خوشگوار تعلقات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

یہ مسئلہ اتنا اہم ہے۔ کہ کوئی تقریب ہو۔ کوئی بین الاقوامی مجلس ہو۔ یا دوسرے ملک کے کسی بڑے آدمی کی بھارت یا پاکستان میں آمد ہو۔ اس مسئلہ کا ذکر ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ جب بھارت میں مالنکوف اور کروشیف روسی اکابر آئے۔ تو انہوں نے بھی اس مسئلہ پر اظہار خیال ضروری سمجھا۔ افریشیائی کانفرنس۔ معاہدہ بغداد اور اب لندن میں اقوام مشترکہ کے وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس کے موقع پر یہ مسئلہ نمایاں طور پر دنیا کے سامنے آتا رہا ہے۔ اور ہر ایسے موقعہ پر پاکستان اپنی طرف سے کوشش کرتا رہا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح ان کانفرنسوں میں اس مسئلہ پر بحث ہوجائے۔ تاکہ کم از کم تمام انصاف پسند دنیا پر ہر دو ملکوں کے صحیح موقف کی وضاحت ہوجائے۔

بیشک یہ مسئلہ پاکستان کے لئے بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے الفضل میں کئی بار اشارہ کیا ہے۔ اور اب پاکستان کے وزیر اعظم نے بھی لندن میں وضاحت کی ہے۔ اس مسئلہ کا حل اہالیان کشمیر کے لئے نہایت ضروری ہے۔ یعنی سوال یہ نہیں ہے۔ کہ کشمیر پاکستان کے ساتھ ملتا ہے یا بھارت کے ساتھ۔ بلکہ اصل سوال کشمیر کے شہریوں کے حق خودارادیت کا ہے۔

آج بین الاقوامی اخلاق میں کسی ملک کے شہریوں کا حق خودارادیت سب سے پہلا قومی حق تسلیم کیا جاچکا ہے۔ اور اگرچہ بعض نوآبادیاتی ذہنیت کی جابر اقوام عملاً اس حق کو ٹھکراتی چلی جاتی ہیں۔ جیسا کہ فرانس اور الجزائر کے معاملہ سے واضح ہے۔ لیکن نظری طور پر تمام اقوام اس حق کو جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ ہر ملک وقوم کا اولین حق تسلیم کرتی ہیں۔ اور جو اقوام عملاً اس حق کو تسلیم کرنے سے گریز کرتی ہیں۔ وہ کسی نہ کسی آڑ میں ایسا کرتی ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی بظاہر معقول وجہ تراش کر اپنا استعماری قبضہ رکھنا چاہتی ہیں۔ مثلاً برطانیہ ہمیشہ ملکیوں کو حق خودارادیت نہ دینے کے لئے یہ بہانہ تراشتا ہے۔ کہ ابھی یہاں کے لوگ آپ اپنا انتظام کرنے کے قابل نہیں۔ ہے تو یہ ایک خوئے بدرا بہانہ بسیار ہی کی مثال۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ برطانیہ نے کئی ایک معاملات میں بڑی حد تک سیاسی دیانتداری کا بھی ثبوت دیا ہے۔ خود برصغیر ہند و پاک کو آزادی دینے کی ایک بیّن مثال ہے۔ جس کی نظیر تمام استعماری تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور یقیناً برطانیہ نے اپنے اس فعل سے خود بھی بہت بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔ جو اس کو اس صورت میں حاصل نہیں ہوسکتا تھا۔ کہ ہند و پاک پر اس کا استبدادی قبضہ رہتا۔ اسی طرح کئی ایک نوآبادیاتی مقبوضات کے ساتھ برطانیہ نے ایسا ہی سلوک کیا ہے۔ اور اس طرح ہمارا یقین ہے۔ کہ اس نے اپنی طاقت اگر بڑھائی نہیں تو اس کے بین الاقوامی رسوخ میں کچھ زیادہ کمی بھی واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس نے اپنے اس رویہ سے دولت مشترکہ جیسی ایک نہایت موثر اور مضبوط مجلس بنائی ہے۔ کہ جس کی نظیر موجود نہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ برطانیہ کوئی فرشتہ ہے۔ بلکہ ہمیں یقین ہے۔ کہ جو کچھ اس نے کیا ہے۔ خود غرضی کے پیش نظر کیا ہے۔ البتہ اس نے عقلمندی سے کام لیا ہے۔ کہ ایک طرف تو دوسروں کو خوش بھی کردیا ہے۔ اور دوسری طرف خود ہی ان کا نہایت عزیز دوست بھی بن گیا ہے۔ اور اس طرح پہلے سے بھی زیادہ فائدہ اٹھا رہا ہے۔

برطانیہ کے مقابلہ میں فرانس اور ہالینڈ اور دیگر نوآبادیاتی ذہنیت کی اقوام سخت غلط رویہ اختیار کرکے اس کے نقصان کا مزہ چکھ رہی ہیں۔ اور جن جن ممالک سے نکلی ہیں۔ ان کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم نہیں رکھ سکیں۔ اس طرح برطانیہ اگرچہ نہایت خود غرض ہے۔ لیکن اس کی خود غرضی عقلمندی کے ساتھ ہے۔ اگرچہ بعض معاملات میں اس نے بھی نہایت ظلم وستم روا رکھا ہے۔ جیسا کہ افریقہ اور ملایا کے معاملات ہیں۔

بہرحال اس سے ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ دوسروں کے حق خودارادیت کو تسلیم کرنا نہ صرف بین الاقوامی اخلاق کے رو سے مستحسن فعل ہے۔ بلکہ استعماری قوت کے لئے بھی خوشگوار تعلقات کی شکل میں ایک بڑی نعمت ہے۔ جس سے دنیا میں قیام امن کی توقع کو بھی بڑی تقویت حاصل ہوتی ہے۔

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر میں بھارت کا رویہ تقریباً وہی ہے۔ جو الجزائر وغیرہ کے متعلق فرانس کا ہے۔ کشمیر کے لوگ بھی حق خودارادیت کے اتنے ہی مشتاق ہیں۔ جتنے کہ الجزائر کے لوگ ہیں۔ اور اگر بھارت یا پاکستان کشمیریوں کے حق خودارادیت کو دیر تک کچلنا چاہیں۔ تو ممکن ہے یہاں بھی حالات تلخ تر ہوجائیں۔ باوجودیکہ کشمیریوں کی خواہشات پر آہنی پردہ پڑا ہوا ہے۔ پھر بھی وہاں کے مخدوش حالات دنیا کے کانوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ کشمیری بہرحال حق خودارادیت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ موجودہ حالات پر قطعاً مطمئن نہیں ہیں۔

ہم چونکہ دل سے چاہتے ہیں کہ بھارت اور پاکستان جیسے ہمسایہ اور کئی باتوں میں اشتراک رکھنے والے ممالک میں نہایت خوشگوار تعلقات قائم ہوجائیں۔ اور چونکہ مسئلہ کشمیر اس راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ اور سب سے بھاری پتھر ہے۔ اور اس کے حل ہونے سے نہ صرف کشمیریوں کو حق خودارادیت کا موقع ملتا ہے۔ بلکہ دونوں ممالک کے تعلقات بھی سلجھ جاتے ہیں۔ جس سے دنیا کے قیام امن کی جدوجہد کو بھی بڑی تقویت پہنچتی ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس خطرناک مسئلہ کو اب زیادہ دیر تک لٹکائے نہیں رکھنا چاہیئے۔ اس نے پہلے ہی کافی نقصان کیا ہے۔ اب اسے زیادہ نقصان رسانی کا موقع نہیں دینا چاہیئے۔

پھر قیاس کیجیئے۔ کہ اگر یہ مسئلہ درمیان نہ ہوتا۔ تو بھارت اور پاکستان ایشیائی ممالک کی آزادی میں کتنا بڑا کارنامہ دکھا سکتے تھے۔ ہمیں چاہیئے تھا۔ کہ ہم مل کر مغربی اقوام کی نوآبادیاتی ذہنیت کو ہمیشہ کے لئے کچل دیتے۔ مگر افسوس ہے کہ ہم اس مسئلہ کی وجہ سے اس کو اور بھی تقویت پہنچا رہے ہیں۔ اور اسے نشو دے رہے ہیں۔

قربانیوں کا حاصل

ابھی چند روز ہوئے کہ افغانستان کے لوگوں نے ایک احمدی حضرت داؤد جان کو صرف اس جرم پر کہ وہ احمدی ہے۔ قید خانہ سے نکال لے جاکر گولیوں سے شہید کردیا۔ اس پر ہفت روزہ "ریاست دہلی" نے لکھا۔ کہ افغانستان میں پہلے بھی احمدیوں کو اختلاف عقائد کی بناء پر شہید کیا گیا ہے۔ اور پھر یہ افسوسناک واقعہ بھی افغانستان میں ہوا ہے۔ ڈر ہے کہ افغانستان پر خدا کا غضب نہ نازل ہو۔

اس پر لاہور کے ایک سہ روزہ معاصر کو رنج پیدا ہوا۔ اور اس نے لکھا۔ کہ کابل کے گذشتہ امیروں کو جو ضرر پہنچا ہے۔ اس کو احمدیوں کے قتل سے کوئی تعلق نہیں۔ جو لوگ ایسے اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہ اوہام پرست یا باطنیہ ہیں۔

ابھی معاصر کے قلم کی سیاہی جس سے اس نے اللہ تعالیٰ کے نشانات کا انکار کیا تھا۔ خشک ہونے نہیں پائی تھی۔ کہ افغانستان سے اس عظیم زلزلہ کی خبر آن پہنچی۔ جس کی بے پناہ تباہیوں کی تفصیلات اخبارات میں شائع ہوچکی ہیں۔

خواہ کوئی مانے یا نہ مانے مگر ہم یہاں ایک بات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ امیر عبدالرحمٰن۔ امیر حبیب اللہ اور امیر امان اللہ نے اپنے اپنے وقت میں احمدیوں کو دوسروں کے زور دینے سے سنگسار کرایا۔ لیکن چونکہ وہ ان لوگوں سے ڈر گئے۔ اور انہوں نے خود اپنے حکم سے ان شہداء کو سنگسار کرایا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی پکڑا۔ اور ان لوگوں کو بھی جنہوں نے انہیں اکسایا تھا۔ یہ تمام واقعات تاریخی طور پر ثابت شدہ ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو ہی نابود کردیا۔

اس کے برخلاف حضرت داؤد جان رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے موجودہ شاہ کابل یا حکومت افغانستان کا بظاہر تعلق نہیں۔ بلکہ یہ خبر آچکی ہے۔ کہ حکومت نے آپ کے قاتلوں پر مقدمہ چلانے کا حکم دے دیا ہے۔ اس لئے الٰہی قہر جو افغانستان پر زلزلہ کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ اس سے موجودہ شاہ کابل یا اس کی حکومت کو براہ راست کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

مشرقی افریقہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے واضح آثار

احمدی مبلغین کی کامیاب تبلیغی مساعی

عیسائی مشنریوں کی مایوسی ــ ۳۲ افراد کا قبولِ اسلام

حلقہ کسمو کے احمدیہ مشن کی سالانہ رپورٹ

از مکرم مولوی محمد منور صاحب انچارج حلقہ کسمو۔ بوساطت وکالتِ تبشیر ربوہ

گزشتہ سال میں خاکسار نو ماہ کسمو اور تین ماہ نیروبی میں رہا۔ اس عرصہ میں دو ہزار تین سو میل سفر کیا۔ تین سو افراد کو زبانی تبلیغ کی۔ قریباً دو ہزار پمفلٹ۔ دو سو کتب اور چار سو رسائل تقسیم کئے۔ ۲۷۰ خطوط لکھے۔ چار تقاریر کیں۔ اسی مضامین لکھے۔ اور ۳۲ افراد خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ

تقسیم لٹریچر

کسمو شہر اور اس کے مضافات میں اسمبو بے کنڈو بے اور بڑے اور ان کے ارد گرد کے علاقوں میں انگریزی اور سواحیلی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ شہر کے تمام اہم مقامات مثلاً سرکاری دفاتر۔ ریلوے سٹیشن۔ بس سٹیشن۔ بندرگاہ اور مارکیٹ اور دوکانوں میں لوگوں کو اشتہارات اور کتب بزبان انگریزی عربی اور گجراتی دی جاتی رہیں۔ معزز افریقنوں کو بذریعہ ڈاک "وائی اسلام" اور "احمد" جو انگریزی میں ہیں بھجوائی گئیں۔ کیتھولک کالونی کے بہت سے پادریوں کو "وائی اسلام" (Why Islam) اور دیگر لٹریچر بذریعہ ڈاک بھیجکر ان پر اتمام حجت کی۔ مغربی افریقہ سے نکلنے والا اخبار The Truth (دی ٹرتھ) فلسطین کا عربی اخبار البشریٰ اور دمشق کی جماعت کا مطبوعہ عربی لٹریچر بھی لوگوں میں تقسیم کیا جاتا رہا۔ جس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔

ملاقاتیں اور تبلیغ

دوران تبلیغ میں افریقن ایشین عرب اور یورپین لوگوں سے ملنے کا موقعہ ملا۔ زیادہ تر افریقن زیر تبلیغ رہے اور عموماً ان کے خیالات اسلام کے بارے میں اچھے ہیں۔ جو لوگ پادریوں کے زہریلے پروپیگنڈا سے متاثر ہیں وہ بھی صحیح تعلیم سنکر اپنی غلطی اور پادریوں کی دھوکا بازی کا اعتراف کرتے ہیں۔

عیسائی اور غیر عیسائی افریقن ہمارے مبلغین سے عزت سے پیش آتے ہیں۔ اسلامی تعلیم کی روشنی میں ان کے عقائد کی اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سینوں کو حق کی قبولیت کے لئے کھول دے۔ اور صراط مستقیم کی طرف ان کی راہ نمائی فرمائے آمین

ایک عرب نوجوان جو جزیرہ لامو (Lamu) کا رہنے والا ہے۔ اور کئی بار مل چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور علمی مساعی سے متاثر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتب کا مطالعہ کر رہا ہے۔ گزشتہ رمضان شریف کے دوران میں جب وہ نکورو (Nakuru) شہر میں درس و تدریس کا کام کرتا تھا۔ بعض مسلمانوں نے اس کے خلاف مشہور کر دیا۔ کہ وہ احمدی ہے۔ تو اس نے ان کو تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس کے پاس ہمارا سواحیلی ترجمۃ القرآن ہے۔ اور وہ اس کی بہت تعریف کرتا ہے۔ کئی بار اس نے بیان کیا کہ مسلمان شیوخ میں سے بعض اس ترجمہ کی اس لئے مخالفت کر رہے ہیں۔ کہ وہ خود اس کام کو نہیں کر سکتے۔ کیونکہ علمی لحاظ سے وہ اس پر قادر نہیں تھے۔ کاکامیگا اور ایلڈوریٹ میں جب شیوخ نے اسے ملامت کی تو اس نے کہا کہ اگرچہ میں احمدی نہیں ہوں۔ لیکن احمدیوں کی طرف سے تم سے مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوئے۔

ایک اور نوجوان جو امام مسجد کا بیٹا ہے۔ اور زنجبار کے ایک خاندان سے تعلق رکھتا ہے سے بھی کئی دفعہ ملنے کا موقعہ ملا۔ اس کے والد مرحوم سے بھی میرے اچھے تعلقات تھے اور ترجمۃ القرآن سواحیلی میں نے اسے بطور تحفہ دیا تھا۔ یہ نوجوان اس ترجمہ کو پڑھ رہا ہے اور اس کی بے حد تعریف کرتا ہے۔ دوسرا سواحیلی لٹریچر بھی پڑھتا ہے۔ ہمارے رسالہ سواحیلی میں اس نے یہ پڑھ کر کہ "اس صدی کا مجدد کون ہے"؟ شہر کے قاضی سے اس کا جواب دریافت کیا۔ کہ اگر گزشتہ صدیوں میں مجدد آتے رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ چودھویں صدی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان غلط ہو گیا۔ اور کوئی بھی مجدد اس صدی میں نہ آیا۔ حالانکہ اس میں سے ۷۴ برس گزر چکے ہیں قاضی صاحب نے جواب دیا کہ اگر مرزا صاحب نے صرف مجددیت کا دعوےٰ کیا ہوتا تو ہم فوراً مان لیتے۔ لیکن وہ تو مہدی اور مسیح ہونے کا بھی دعوےٰ کرتے ہیں۔ ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ علم دوست طبقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تجدید اسلام کے کام سے متاثر ہے۔ اور اس کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔

زنجبار سے ایک عرب آیا جو سکول میں ٹیچر ہے۔ اسے گفتگو کے علاوہ اسے بہت سے سواحیلی انگریزی اور عربی کتب رسائل و اشتہارات پڑھنے کے لئے دیئے۔ زنجبار واپس جا کر اس نے شکریہ کا خط لکھا کہ میں ان کتب کا باقاعدگی سے مطالعہ کر رہا ہوں اور اپنے احباب کو بھی پڑھنے کے لئے دیتا ہوں۔ اور سب اسے شوق سے پڑھ رہے ہیں۔

نیروبی کے ایک یورپین پادری سے ایک بار تین گھنٹے تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ دوسری ملاقات میں وہ ایک اور پادری کو بھی ساتھ لایا۔ جو جنوبی افریقہ سے آیا تھا۔ اسے بھی تبلیغ کی گئی۔ نصف درجن انگریزی کتب اسلام۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی عدم وفات بر صلیب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر مشتمل دی گئیں۔ جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔

(باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توحید فی المحبت کا بلند ترین نظریہ

"جاننا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کی غیوری محبتِ ذاتیہ میں کسی مومن کی اس کے غیر سے شراکت نہیں چاہتی۔ ایمان جو ہمیں سب سے پیارا ہے وہ اسی بات سے محفوظ رہ سکتا ہے کہ ہم محبت میں دوسرے کو اس سے شریک نہ کریں۔ اللہ جلشانہ مومنین کی علامت یہ فرماتا ہے۔ والذین آمنوا اشد حبا للہ۔ یعنے جو مومن ہیں وہ خدا سے بڑھ کر کسی سے دل نہیں لگاتے۔ محبت ایک خاص حق اللہ جلشانہ کا ہے۔ جو شخص اس کا حق دوسرے کو دے گا وہ تباہ ہوگا۔ تمام برکتیں جو مردانِ خدا کو ملتی ہیں۔ تمام قبولیتیں جو ان کو حاصل ہوتی ہیں۔ کیا وہ معمولی وظائف سے یا معمولی نماز روزہ سے ملتی ہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ توحید فی المحبت سے ملتی ہیں۔ اسی کے ہو جاتے ہیں۔ اسی کے ہو رہتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے دوسروں کو اس کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳ ص ۱۴)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

(از مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عید فنڈ کے متعلق پہلے بھی اعلان کئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن چونکہ اس کی اہمیت ابھی تک احباب کے ذہن نشین نہیں ہوئی۔ اس لئے پھر گذارش ہے کہ تمام احباب اور عہدہ دار اس چندہ کے متعلق گہری سوچ بچار سے کام لیں۔ اور اس کی غرض و غایت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس چندہ کے متعلق عام طور پر کچھ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کی آمد نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ حالانکہ صحیح طور پر اس کے مقاصد سمجھنے سے یہ مد سلسلہ کا بار اتارنے کا ایک موثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اور اس وقت عملی طور پر اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس رائج ہو گئی تھی۔ اس وقت ایک روپیہ کی کچھ قیمت ہوتی تھی۔ ایک روپیہ سے من بھر اناج یا سیر بھر گھی خریدا جا سکتا تھا۔ اب روپیہ کی قیمت میں بہت کمی آ گئی ہے۔ لیکن دوستوں کے ذہن میں ابھی اس کی پرانی شرح ایک روپیہ فی کس ہی ہے۔ حالانکہ آمدنیاں کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ لیکن اس شرح پر بھی پچھلے سالوں میں بہت ہی کم دوست ادائیگی کرتے رہے ہیں۔ زیادہ تر دوست یا تو کچھ آنے دے دیتے ہیں۔ یا سرے سے کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہر دوست جتنی رقم عید پر خرچ کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اس کا کم از کم نصف حصہ بطور عید فنڈ سلسلہ کو ادا کرے۔

جہاں تک خاکسار نے اس چندہ کے متعلق غور کیا ہے۔ اس کی غرض یہ تھی کہ عید کی خوشی میں اسلام کو بھی شامل کر لیا جائے۔ کیونکہ اس زمانہ میں تمام روئے زمین پر اور کوئی ہستی امداد کی اتنی محتاج نہیں۔ جتنا دین اسلام بے کس اور محتاج ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ احمدی احباب نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے انہیں اس عہد کو نبھانے کی توفیق بھی مل رہی ہے۔ لیکن مومن کو ثواب کا کوئی موقعہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

پس عید کی خوشی میں دوست جتنا خرچ کر سکتے ہوں۔ اس مال کا کم از کم نصف حصہ دین کے استحکام اور اپنی اور اپنی نسلوں کے لئے دائمی راحت و آرام کے حصول کی خاطر عید فنڈ کی شکل میں سلسلہ کو ادا کر دیا جائے۔ اور باقی نصف اپنی اور اپنی اولاد اور اپنے عزیزوں کی عارضی خوشنودی کے لئے عید منانے پر خرچ کیا جاوے۔ اگر دوست اس بات کو سمجھ لیں۔ تو مجھے امید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں بہت جلد ابدی عید کے سامان ارزانی فرمائے گا۔

قرآن پاک میں سورہ البقرہ کے رکوع ۲۷ میں آتا ہے۔ یسئلونک ماذا ینفقون۔ قل العفو کذالک یبین اللہ لکم الآیات لعلکم تتفکرون۔ فی الدنیا والآخرۃ۔

ترجمہ: لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ کتنا خرچ کریں۔ کہہ دو پاکیزہ اور بہترین حصہ (یا تمام بچت) اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم غور کرو اس ورلی زندگی کے بارہ میں بھی اور دوسری زندگی کے بارہ میں بھی۔

اگر "عفو" کے ایک معنی یعنی پاکیزہ اور برگزیدہ مال نظر انداز بھی کر دیئے جائیں۔ اور عید فنڈ کے متعلق غور کرنے کے لئے دوسرے معنی یعنی "تمام بچت" پر ہی انحصار کیا جاوے۔ تو بھی اس آیت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ انتہائی کفایت شعاری سے گذارہ کرو۔ اور جتنا زیادہ سے زیادہ مال تم بچا سکو۔ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ خوب سوچ بچار کر کے اندازہ لگاؤ۔ کہ ذاتی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کم از کم کتنی رقم کی ضرورت ہوگی۔ اس سے زیادہ ان عارضی ضروریات پر خرچ نہ کرو۔ باقی تمام رقم قومی ضروریات کے لئے دیدو۔ بعض لوگ اس آیت کا ایک دوسرا مفہوم بھی سمجھتے ہیں۔ وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی کوشش کرو۔ اور فضول خرچی کے لئے تمہاری انتہائی کوششوں کے باوجود بھی اگر کچھ بچ رہے۔ تو وہ خدا کی راہ میں دیدو۔ اور اگر تمہاری خرچ کرنے کی کوششیں پوری کامیابی حاصل کر لیں۔ اور باقی کچھ نہ بچ سکے۔ تو مجبوری ہے۔ چندہ مانگنے والوں سے معذرت کر دو۔ کہ صاحب اپنے خرچ ہی پورے نہیں ہوتے۔ آپ کو کیا دیں۔

ہر احمدی بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ کونسا مفہوم درست ہے۔ کونسا مفہوم رحمٰن کی رحمت ہے۔ اور کس عمل سے دین و دنیا کی بھلائی ہو سکتی ہے۔ اور کس عمل سے دونوں جہانوں کی بربادی۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں غور و فکر کے جو راستے کھولے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے۔ کہ کونسا طریق عمل اختیار کر کے ہم ایک حد تک اپنی موجودہ ضروریات بھی پوری کر سکتے ہیں۔ (الدنیا) اور ایک بڑی حد تک ہم آئندہ کے لئے اپنی قومی زندگی کے سامان مہیا کر سکتے ہیں۔ (الآخرہ)

پس میں تمام احباب سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ عید کے اخراجات میں کفایت سے کام لے کر عید فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اس طرح عید کی خوشیوں میں اسلام کو بھی شامل کر لیں۔ اور اس عید کے لئے آپ جس قدر رقم خرچ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اس کا کم از کم نصف حصہ ضرور عید فنڈ میں ادا کریں۔

(خاکسار عبد الحق رامہ ناظر بیت المال ربوہ)

خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس

۱۵ سے ۲۸ ؍اگست ۱۹۵۶ء تک ربوہ میں منعقد ہو گی

گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تربیتی کلاس کا معاملہ شوریٰ خدام الاحمدیہ میں پیش ہوا۔ شوریٰ نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ تربیتی کلاس کے بارہ میں گذشتہ فیصلہ جات کی تعمیل کی جائے۔ چنانچہ ان فیصلہ جات کی روشنی میں تحریر ہے کہ:۔

(۱) امسال یہ کلاس موسم گرما کی تعطیلات میں ۱۵ اگست سے ۲۸ اگست تک ربوہ میں منعقد ہو گی۔

(۲) مجالس کو کم از کم ایک نمائندہ بھجوانا ضروری ہے۔ جو یہاں سے واپس جا کر مجالس میں تربیت کرے۔

(۳) ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر چالیس یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ ضرور بھجوائے۔

(۴) نمائندگان کا خرچ بیس روپے فی نمائندہ ہو گا۔ اس میں خرچ خوراک و رہائش شامل ہے۔

(۵) جو مجالس ۱۴ ؍اگست ۱۹۵۶ء تک سالانہ اجتماع کا چندہ سو فی صدی ادا کر دیں وہ سو یا سو کی کسر پر ایک نمائندہ بغیر خرچ کے بھجوا سکتی ہیں۔ ورنہ خرچ خود برداشت کرنا ہو گا۔ لیکن اگر اس مجلس کا چندہ سالانہ اجتماع۔ سالانہ اجتماع تک سو فی صدی ادا ہو جائیگا۔ تو مجلس مرکزیہ تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے اس مجلس کے نمائندہ کا خرچ واپس کر دے گی۔

(۶) بیرونی مجالس سے اگر ۳۱ ؍جولائی ۱۹۵۶ء تک کم از کم بیس نمائندوں کے آنے کی اطلاع مل گئی۔ یا ۱۴ ؍اگست ۱۹۵۶ء تک ۱۵ نمائندے مرکز میں پہنچ گئے۔ تو کلاس ہو گی ورنہ نہیں۔ اگر ان دونوں شرطوں میں سے کوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ تو کلاس نہیں ہو گی۔

(۷) اس کلاس میں شامل ہونے والا نمائندہ کم از کم مڈل پاس ہو۔ اور قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔

(۸) نمائندگان آٹھ کاپیاں اور قلم یا پنسل وغیرہ ہمراہ لائیں۔ موسم کے مطابق بستر ساتھ لانا ضروری ہے۔ امید ہے کہ جملہ مجالس اس طرف فوری توجہ کریں گی۔ نمائندہ کا خرچ مبلغ بیس روپے بھجوا کر دفتر کو بھی اطلاع دی جائے۔

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

یہ ایک واضح فرق ہے۔ جو افغانستان کے پہلے واقعات اور موجودہ واقعہ میں پایا جاتا ہے۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ کابل کے یہ واقعات یونہی نہیں ہوئے۔ ان میں بھی اللہ تعالیٰ کی ایک خاص مرضی پوری ہوتی نظر آ رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ احمدیت حقیقی اسلام ہے۔ اور اسلام میں مرتد کی سزا ہرگز قتل نہیں۔ اسی لئے حکومت کو یہ جرأت عطا کی گئی۔ کہ وہ مجرموں پر مقدمہ چلائے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کی ان قربانیوں سے یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ آج بھی میرے نام پر قربان ہونے والے موجود ہیں۔ جو خوشی خوشی اپنی جان میرے لئے دینے کو تیار ہیں۔ تاکہ اسلام کے نام سے یہ دھبہ مٹ جائے۔ کیونکہ اب ہمارے پاک بندوں کی قربانیوں اور ہمارے واضح نشانات سے ہی اس کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔ اس لحاظ سے ان معصوموں کی شہادتیں رائیگاں نہیں گئیں۔ انہوں نے اپنا مقصد پا لیا ہے۔ اور ہمارے کانوں میں ان کی آواز گونج رہی ہے۔ کہ

فزت و رب الکعبہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

وادیٔ سوات کی سیاحت

از مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب بی اے سیکرٹری ہائیکنگ کلب جامعۃ المبشرین ربوہ

(۲)

بحرین سے آگے کالام تک ۲۴ میل کا فاصلہ ہماری پارٹی نے پیدل طے کیا۔ ۲۲ر جون کو ہم مانکیال کے لئے روانہ ہوئے۔ بحرین سے اوپر کی طرف دریائے سوات نہایت حسین مناظر پیش کرتا ہے۔ اور بحرین سے کالام تک بلکہ اس سے بھی اوپر تک اس کا تمام راستہ چھوٹی چھوٹی آبشاروں سے مزین ہے۔ اس کے کنارے کنارے سڑک پہاڑیوں کے دامنوں میں بل کھاتی ہوئی کالام تک چلی گئی ہے بحرین سے آگے دریا کے کنارے چھوٹے چھوٹے گاؤں آباد ہیں۔

مانکیال میں دریا کے کنارے ہم نے نماز جمعہ ادا کی۔ اس جگہ پارٹی کے تین افراد کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ مگر اس کے باوجود وہ اگلے روز ۲۳ جون کو علی الصبح ہمارے ساتھ کالام کے لئے پیدل روانہ ہوئے۔ اور یہ ہمارے ہمراہ ستیں وہ دی گئیں اور راستہ میں اہل دیہات میں بھی تقسیم کی جاتی رہیں راستہ میں ایک جگہ مرزا عبد الرزاق صاحب نے پارٹی کے ایک گروپ کو پر تکلف چائے کی دعوت دی وہ بہت مہمان نوازی سے پیش آئے۔ جس کے لئے ہم ممنون ہیں۔ بارہ بجے کے قریب ہم سب کالام پہنچ گئے۔

کالام میں ہم نے چھبیس گھنٹے قیام کیا یہاں دریائے سوات میں دریا ئے اوشو آگر ملتا ہے۔ کالام میں علاقہ کے حاکم کا قلعہ بھی ہے ایک ڈسپنسری ہے ایک سکول ہے۔ اس کی بلندی ساڑھے سات ہزار فٹ سے زیادہ ہے کالام کے چاروں طرف پہاڑ ہیں جن کی چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ یہ بہت خوبصورت جگہ ہے یہاں ایک مسجد ہے جو کہ ساری کی ساری لکڑی سے تعمیر شدہ ہے اس کے شہتیروں کی موٹائی قریباً ۳۲ انچ چوڑائی ۴۰ انچ اور لمبائی ۴۰ فٹ کے قریب ہے کالام کے مشرق میں ایک بہت گھنا جنگل ہے۔ ۲۴ر جون کی صبح کو ہم اس جنگل میں کافی دور تک گئے اس میں سب "چیڑ" ہی کے درخت ہیں۔ ہم نے وہاں ایک مختصر سی محفل منعقد کی جس کے اختتام پر مکرم پرنسپل صاحب نے ہم سب کو نصائح فرمائیں۔ اور روحانی پرواز کی طرف توجہ دلائی

کالام میں بلکہ ساری ریاست میں انگور، اور سیب اور اخروٹ بکثرت پیدا ہوتے ہیں ان کا موسم جولائی کے آخر سے شروع ہوتا ہے۔ منگورہ سے کالام تک تمام پہاڑیاں چیڑ کے درختوں سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ اور ان کے جنگلات میں مختلف قسم کی جڑی بوٹیاں ملتی ہیں۔ کالام میں بعض جگہ سیب ہی کے جنگلات ہیں۔ وہاں لوگوں نے اپنے گھروں کے صحنوں میں بھی سیب کے درخت لگائے ہوئے ہیں۔ کالام کے جنگلات میں کستورہ ہرن بھی ملتا ہے۔ اور نافے بہت سستے مل جاتے ہیں یہاں بلکہ تمام ریاست کے جنگلات میں ریچھ شیر اور چیتا وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔

بحرین سے آگے کالام کی طرف کی زبان پشتو نہیں بلکہ اسے کوہستانی زبان کہتے ہیں۔ اس کا لب و لہجہ کچھ کچھ کشمیری زبان سے ملتا جلتا ہے۔ گرمیوں میں ساڑھے سات ہزار فٹ کی بلندی پر بھی ان لوگوں کو گرمی محسوس ہوتی ہے۔ اسلئے کوہستانی لوگ برفانی علاقوں میں چلے جاتے ہیں چنانچہ راستہ میں اکثر خالی مکانات دیکھنے میں آئے۔ ان لوگوں میں ایک تاجر پیشہ طبقہ ہے۔ جو بالائی علاقہ سے پیدل کھال کے مشکیزوں میں گھی لاتا ہے اور اسے بحرین میں فروخت کر کے دوسری ضروریات زندگی خرید کر لے جاتا ہے۔

کالام سے ۲۴ر جون کو ہماری واپسی ہوئی۔ پانچ بجے شام ہم بحرین پہنچے رات بحرین ہی میں قیام کیا۔ اور ۲۵ر جون کی صبح کو ہم منگورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ تین بجے بعد دوپہر ہم جناب بادشاہ صاحب سے ملنے کے لئے گئے۔ جناب بادشاہ صاحب نے چائے سے تواضع کی مکرم پرنسپل صاحب نے اپنا تعارف کرایا۔ اس کے بعد اساتذہ کرام اور طلباء صاحبان کا۔ بعد ازاں سوات میں آنے کی غرض بیان کی۔ ریاست کے نظم و نسق کو بہت سراہا۔ جناب بادشاہ صاحب نے اپنے متعلق بتایا کہ تریسٹھ سال کی عمر کے بعد انہوں نے تعلیم کی طرف توجہ دی۔ صرف و نحو پڑھی۔ اب تفسیر جلالین پڑھ چکے ہیں۔ آجکل مشکوٰۃ ان کے زیر مطالعہ ہے۔ آپ اخبارات کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ اور حالات حاضرہ سے بخوبی واقف ہیں۔

رات کو تاج محل ہوٹل میں ہم نے ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ جس کے اختتام پر مکرم پرنسپل صاحب نے ہم سے خطاب کیا جس میں آپ نے بیان کیا کہ ہمارا یہ سفر نہایت کامیاب رہا۔ اس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سوات میں لوگوں کو دینی تعلیم کس طرح دی جا سکتی ہے۔

جہاں ریاست میں اتنی خوبیاں ہیں وہاں دو ایک خامیاں بھی ہیں۔ جن کے ازالہ کے لئے مکرم والی صاحب کو توجہ ضرور مبذول فرمانی چاہیئے۔ اول تو یہ کہ ساری ریاست میں اردو اخبارات کم تعداد میں آتے ہیں۔ علاوہ اس کے ریاست کا اپنا اخبار کوئی بھی نہیں۔ حالانکہ اتنی بڑی آبادی کے لئے ایک آدھ روز نامہ کا اجراء ضرور ہونا چاہیئے۔ دوسرے لوگوں میں خصوصاً غریب طبقہ کے بچوں میں گداگری کی عادت بہت زیادہ ہے۔ جو کہ ریاست کے قابل تعریف نظم و نسق پر ایک دھبہ ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ ریاست میں محتاجوں کے لئے حکومت کی طرف سے وظائف مقرر کئے جائیں۔ اور یتیم بچوں کے لئے یتیم خانے۔ تاکہ یہ گندی عادت ریاست کے غرباء سے دور ہو جائے۔

اس ہائیکنگ پارٹی کے ممبر مندرجہ ذیل تھے ۱۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین ۲۔ پروفیسر مولوی غلام باری صاحب سیف ۳۔ پروفیسر مولوی خورشید احمد صاحب شاد ۴۔ مولوی محمد نواز صاحب ۵۔ عبد الرشید صاحب جالندھری ۶۔ محمود احمد صاحب مختار ۷۔ امین اللہ خاں صاحب سالک اور خاکسار ۲۶ر جون کی صبح کو مردان واپس آ گئے الحمد للہ

رپورٹ نامکمل رہے گی۔ اگر میں مکرم شاہ جی محمد اکبر خان صاحب اور سعد اللہ خان صاحب آف ترنگ زئی کا شکریہ نہ ادا کروں۔ اسی طرح ڈورسٹ ہوورڈ دین ہوٹل پشاور کا بھی کہ جنہوں نے ہمیں مفید ہدایات بہم پہنچائی ہیں۔ اسی طرح مردان کی جماعت خصوصاً جناب میاں شہاب الدین صاحب، مرزا عطاء اللہ صاحب اور دیگر احباب جماعت کا جو نہایت خلوص اور مہمان نوازی سے پیش آئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

اسی طرح مکرم ناظر صاحب ارشاد و اصلاح ربوہ اور مکرم نائب صدر صاحب اول خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب لاہور شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے ہر طرح ہمارے ساتھ تعاون فرمایا اور ہماری راہنمائی کی

جزاھم اللہ احسن الجزاء

وقف رخصت برائے خدمت دین

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی روحانی تربیت اور اسلام کی اکناف عالم میں اشاعت کے لئے تحریک جدید کے جو مطالبات فرمائے ان میں سے ایک مطالبہ خدمت دین کے لئے ایام رخصت وقف کرنے کا تھا۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

قربانی "جماعت میں یہ روح ہونی چاہیئے . . . . کہ جس طرح وہ مالی قربانی کرتی ہے اسی طرح جسمانی قربانی میں بھی حصہ لے . . . استثنائی صورتوں کے علاوہ باقی جس قدر ملازم، زمیندار، تاجر اور پیشہ ور جنہیں چھٹیاں مل سکتی ہیں ان سب کو تحریک کرتا ہوں کہ ایک یا دو یا تین ماہ جتنا عرصہ کوئی دے سکے خدمت دین کے لئے دیں"۔

نفلی نیکی: یہ بھی نفلی نیکی ہے۔ اور میں اس کے لئے بھی کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ لیکن یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر جماعت نے اس پر عمل نہ کیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک نکلیں گے۔ جماعت کی ترقی کے لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے۔ اور ہر فرد بشر کو آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں ایک نظام کے ماتحت اس میں لازمی طور پر حصہ لینا پڑے گا"۔

وقف رخصت کی حکمت۔ "جب میں یہ کہتا ہوں کہ کم سے کم رخصتوں اور تعطیلات کے اوقات سلسلہ کے لئے وقف کرو۔ تو اس بات کے لئے احباب جماعت کو تیار کرتا ہوں کہ باقی اوقات بھی اگر ضرورت ہو تو سلسلے کے لئے دینے کے واسطے تیار رہیں"۔

احباب جماعت سے التماس ہے کہ حضور کے مذکورہ بالا ارشادات کو عملی جامہ پہنانے کی سعادت حاصل کریں۔ اور اپنے کوائف سے دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمائیں کہ وہ کونسے ایام وقف کرنا چاہتے ہیں۔ تا ان کی خدمت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

(وکیل المال تحریک جدید)

ایک شہری جماعت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

ایک بڑی شہری جماعت جس کی وصولی چندہ تحریک جدید ۳۱ مئی تک ۳۰ فیصدی تھی اس نے ماہ جون میں خاص طور پر توجہ کی اور وصولی چندہ کے لئے وفد بنا کر گھر بہ گھر جاکر وصولی کا انتظام کیا۔ اس پر بعض دوستوں نے تو اسی وقت دیدیا اور بعض نے جون کے آخر تک یا جولائی میں دینے کو کہا۔ ان کے وفود بڑی محنت اور جدوجہد سے وصولی میں مصروف ہیں اور جون کی ان کی وصولی چار ہزار روپیہ سے کچھ اوپر داخل ہوئی تھی جو حضرت اقدس کے حضور پیش کرتے ہوئے دعا کے لئے عرض کیا گیا تھا۔ چونکہ یہ دفتر پہلے دن سے ہی اس پر عمل پیرا ہے کہ جو احباب اچھا کام کریں اور جو وعدے ادا کریں ان کے نام حضرت کے حضور پیش کرتا ہے۔ اس جماعت کا روپیہ ادا کرنے والوں کے نام بھی حضور میں پیش کئے گئے تھے۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رقم فرمایا۔

"آپ کو بھی جزاک اللہ اور سب چندہ دینے والوں کو جزاک اللہ۔ گو سستی انہوں نے کی ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس ماہ ان کو کافی قربانی کرنی پڑی ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد شائع کرتے ہوئے دوسری تمام شہری جماعتوں اور قصباتی و زمیندار جماعتوں سے اپیل کی جارہی ہے کہ وہ ۳۱ جولائی تک اپنے وعدے دفتر اوّل اور دوم کے اوّل تو سو فیصدی پورے کریں ورنہ ستر اسی فیصدی سے کم تو کسی صورت میں نہ ہوں۔ اس لئے کہ وعدوں کا وقت ختم ہونے والا ہے۔ اس سے پیشتر ہر جماعت کو اپنے وعدوں کے مطابق وصولی کی مناسب مقدار کرلینا ضروری ہے۔ اور وکیل المال تحریک جدید دفتر اوّل اور دفتر دوم کے سو فیصدی پورا کرنے والے احباب کے نام ۳۱ جولائی کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرے گا اور اس کے ساتھ ہی ان کارکنان کے نام بھی جنہوں نے اس کام میں وکالت مال کو مدد دی ہے پیش کرے گا۔ بشرطیکہ ایسے کارکنان کی اطلاع بروقت اس دفتر کو ہو جائے۔ ورنہ دفتر اپنے ریکارڈ کے مطابق عمل کرے گا۔ انشاء اللہ العزیز

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اساتذہ کی ضرورت

اس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ٹرینڈ گریجوایٹ اور ایس وی معلمین کی اشد ضرورت ہے۔ ایسے ٹرینڈ گریجوایٹس جو بی۔ ایس۔ سی ہوں یا ریاضی پڑھا سکتے ہوں ان کو ترجیح دی جائے گی B.A.B.T کا گریڈ ۱۳۰-۱۰-۲۰۰ اور ۲۰ فیصدی مہنگائی الاؤنس اور S.V. کا ۶۰-۴-۱۰۰ اور ۳۰ روپے بالمقطع مہنگائی الاؤنس مقرر ہے۔ مرکز سلسلہ میں بلکہ ایک ایسے ادارہ میں جس کی بنیاد خود مسیح زمان نے رکھی کام کرنے کی خواہش رکھنے والے اصحاب فوراً اپنی درخواستیں مع نقول اسناد مجھے بھجوا دیں۔

نوٹ:- ریٹائرڈ اصحاب یا ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچنے والے صاحب درخواستیں نہ بھجوائیں کیونکہ ایسے اصحاب کے تقرر کی محکمہ اجازت نہیں دیتا۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ضرورت گریجوایٹ

(چیف انسپکٹر بیت المال کی اسامی کے لئے)

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو چیف انسپکٹر بیت المال کی اسامی کے لئے ایک نوجوان کی ضرورت ہے جس کی تعلیم بی اے سے کم نہ ہو اور عمر ۳۱-۹-۵۶ کو تیس سال سے زیادہ نہ ہو۔

منتخب شدہ امیدوار کو عرصہ ٹریننگ دو سال ۸۰-۴-۱۰۰ کے گریڈ میں ۸۰٪ روپے ماہوار تنخواہ علاوہ گرانی الاؤنس ملے گی۔ دو سال کی ٹریننگ کے بعد ۱۰۰-۵-۱۳۰/۱۳۰-۱۰-۲۳۰ کے گریڈ میں ۱۰۷٪ روپے ماہوار تنخواہ (علاوہ گرانی الاؤنس) شروع ہوگی۔

جو دوست سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنی اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش کے ساتھ نظارت بیت المال ربوہ میں ۳۱-۷-۵۶ تک بھجوا دیں تعلیمی سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل درخواست کے ساتھ شامل فرمائیں فائنل سلیکشن کے لئے انٹرویو ربوہ میں ہوگا جس کے لئے آنے جانے کا خرچ بذمہ امیدوار ہوگا۔

انٹرویو کی تاریخ کا اعلان اخبار الفضل میں کیا جائیگا یا اس کی اطلاع علیحدہ طور پر امیدواران کو دی جائے گی۔

ناظر بیت المال صدر انجمن ربوہ

لجنات اماء اللہ مسجد ہالینڈ کے چندہ کی طرف توجہ کریں!

لجنہ اماء اللہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ہالینڈ کے لئے ستر ہزار روپیہ کی تحریک فرمائی تھی۔ لیکن مسجد کو مکمل کرنے میں اصل خرچ اس سے کہیں زیادہ ہوگیا ہے اور یہ رقم قرض لے کر ادا کر دی گئی ہے۔ دفتر تحریک جدید کی تازہ رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ابھی ایک لاکھ پانچ سو پچھتر روپے کی کمی کو ہماری بہنوں نے پورا کرنا ہے۔

اس چندہ کو پورا کرنے کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک رقم پوری نہیں ہو جاتی احمدی مستورات کے لئے اس چندہ کو لازمی قرار دیدیا جائے اور ہر لجنہ ہر سال اپنی لجنہ سے چندہ وصول کر کے بھجوائے تاوقتیکہ یہ رقم پوری ہو جائے۔ چنانچہ اس اعلان کے ذریعہ تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داروں کی خدمت میں گذارش کرتی ہوں کہ وہ یہ چندہ باقاعدگی سے لازمی چندوں کی طرح وصول کریں اور اپنی رپورٹوں میں اس امر کا ذکر کیا کریں۔ کہ ان کی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے کتنا وعدہ تھا اور کتنی رقم وصول ہوئی۔

بہنوں کی دلچسپی کے لئے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ انچارج مشن ہالینڈ حافظ قدرت اللہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے مسجد ہالینڈ کا ایک ماڈل بنوایا ہے جو وہ وہاں سے کسی آنے والے کے ساتھ بھجوانے کی کوشش کریں گے۔ نیز مسجد ہالینڈ کا فوٹو انلارج کر کے بھی عنقریب وہ بھجوائیں گے۔ اگر ہر دو اشیاء جلسہ سالانہ سے پہلے وہاں سے آگئیں تو جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والی بہنیں ان کو دیکھ سکیں گی۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

۱۔ داخلہ میڈیکل سکول بہاولپور

اسٹیٹ پاکستان میڈیکل سکول بہاولپور میں لڑکوں اور لڑکیوں کی درخواستیں بنام پرنسپل داخلے کے لئے ۳۰-۷-۵۶ تک طلب کی گئی ہیں۔ یکصد امیدوار لئے جانے ہیں۔

شرائط:- فرسٹ ڈویژن میٹرک فزیالوجی ہائی جین والے کو ترجیح۔ عمر یکم اگست ۵۶ء کو ۱۵ تا ۲۱ پراسپکٹس بمعہ فارم درخواست منیجر دی اسٹیٹ پاکستان گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے قیمتاً ملتا ہے۔ (پاکستان ٹائمز ۱۰-۷-۵۶)

۲- ریلوے میں پرمانینٹ وے انسپکٹر

سہ سالہ ٹریننگ۔ دوران ٹریننگ ۷۰-۸۰-۹۰ روپے ماہوار الاؤنس بالترتیب پہلے دوسرے و تیسرے سال۔ تقرری پر تنخواہ ۱۲۵-۲۲۵-گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ

شرائط:- میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۳۱-۸-۵۶ کو ۱۸ تا ۲۲ مجوزہ فارم درخواست قیمتی یک روپیہ ہر ایک ریلوے اسٹیشن سے مل سکتی ہے۔ درخواستیں مع نقول اسناد معرفت دفتر روزگار بنام

Deputy General manager (Personnel) N.W.R. Head Quarters office Empress Road Lahore.

۳۱-۷-۵۶ تک درکار ہیں۔ (پاکستان ٹائمز ۱۰-۷-۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اعانت کے قابل تقلید نمونے

غیر ممالک میں اور غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کا بہترین ذریعہ ہے۔ تبلیغ اسلام کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اسلام کی اشاعت کا درد رکھنے والے احباب اس کی اعانت میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ میں (۱) مکرم کرنل ڈاکٹر تقی الدین احمد صاحب نے ڈھاکہ سے مبلغ ۵۰/- روپے (۲) اور جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی نے ایک خریدار کا چندہ اپنی طرف سے ادا کرکے ریویو کی اعانت فرمائی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

امید ہے کہ غیر ممالک اور غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کی خواہش رکھنے والے دوست اسی طرح رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی اعانت کرکے ثواب حاصل کریں گے اور تبلیغ اسلام کے اس بہترین ذریعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی۔ ربوہ

پاکستان اور ہنگری کے درمیان تجارتی معاہدے کی بات چیت

پیر کو شروع ہوگی

کراچی ۱۳ جولائی - ہنگری کے تجارتی وفد کے چار ارکان کل تیسرے پہر کراچی پہنچ گئے ہیں۔ اس وفد کی قیادت ہنگری کے محکمہ غیر ملکی تجارت کے ڈائریکٹر مسٹر پیٹر درس کر رہے ہیں۔ وفد کا ایک رکن بعد میں کراچی پہنچے گا۔

وفاقی دارالحکومت میں ہنگری کے ٹریڈ کمشنر مسٹر گو لاہرمن وفد کے چھٹے رکن کی حیثیت سے تجارتی معاہدے کی بات چیت میں حصہ لیں گے۔

ہنگری کے تجارتی وفد اور حکومت پاکستان کے نمائندوں کے درمیان باہمی تجارتی معاہدے کی باقاعدہ بات چیت پیر کے روز شروع ہوگی۔ پاکستانی وفد کی قیادت وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر عثمان علی کریں گے۔

پاک ایران تجارتی معاہدے کی بات چیت

کراچی ۱۳ جولائی - پاکستان کا ایک تجارتی وفد ایران سے ایک تجارتی معاہدہ کی بات چیت کرنے کی غرض سے عنقریب تہران جا رہا ہے۔

راجہ غضنفر علی نے کاغذات پیش کر دیئے

روم ۱۳ جولائی - اٹلی کے لئے پاکستان کے نئے سفیر راجہ غضنفر علی خاں نے کل صدر اٹلی سگنور گرونکی کو اپنے کاغذات تقرر پیش کر دیئے۔

انتخابی حلقوں کے تعین سے متعلقہ کمشن کا سوالنامہ

کراچی ۱۳ جولائی - انتخابی حلقوں کے تعین سے متعلقہ کمیشن نے کل ایک سوالنامہ جاری کیا ہے جس میں عوام سے پوچھا گیا ہے کہ شہری علاقوں کو کس قدر نمائندگی دی جائے کہ دیہی علاقے ان پر حاوی نہ ہوں۔ یا شہری علاقے دیہی علاقوں پر غالب نہ آئیں۔ سوالنامے کے جوابات ایک ماہ کے اندر اندر آنے چاہئیں۔

سوئٹزرلینڈ میں فرانسیسی سفارتخانے پر حملے کا منصوبہ

برن ۱۳ جولائی - سوئٹزرلینڈ کی پولیس نے اعلان کیا ہے کہ اس نے فرانسیسی سفارتخانے پر حملہ کرنے کے لئے الجزائریوں کی طرف سے کی گئی ایک سازش کا پتہ چلایا ہے جسے بعض سوئس باشندوں کی بھی حمایت حاصل تھی۔

بیت المقدس ۱۳ جولائی - اقوام متحدہ کے نگران کمیشن کے چیف میجر جنرل برنز نے ایک اعلامیہ میں کہا ہے کہ اردن کے فوجی دستے اسرائیل کی سرحد میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ اقوام متحدہ کے مبصرین نے یروشلم کے اردن کی طرف کے علاقے کا معائنہ کیا ہے۔

تین اور نائب وزراء نے حلف اٹھا لیا

لاہور ۱۳ جولائی - مغربی پاکستان اسمبلی کے تین ارکان بیگم خدیجہ جی اے خاں نوابزادہ سجاد علی اور خان سخی جان خاں نے آج ڈاکٹر خان صاحب کی کابینہ میں نائب وزیر کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا ہے۔ حلف صوبائی گورنر میاں مشتاق احمد گورمانی نے گورنمنٹ ہاؤس میں لیا اس طرح مغربی پاکستان کابینہ میں اب وزراء کی تعداد ۱۷ اور نائب وزراء کی تعداد پانچ ہو گئی ہے۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ نائب وزراء براہ راست وزیر اعلیٰ کے ماتحت ہوں گے۔ جو انہیں وقتاً فوقتاً حسب ضرورت مختلف وزارتوں میں امدادی حیثیت سے کام کرنے کی ہدایت کریں گے۔

تونس کے نائب وزیر اعظم کو روس آنے کی دعوت

تونس ۱۳ جولائی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپلوف نے تونس کے نائب وزیر اعظم کو روس آنے کی دعوت دی ہے۔

مصر کے ساتھ اتحاد کی بات چیت

دمشق ۱۳ جولائی - اصولی طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ مصر کے ساتھ دونوں ملکوں کے وفاقی اتحاد کے سلسلے میں بات چیت کرنے والی شام کی وزارتی کمیٹی میں تینوں سرکاری پارٹیوں کے نمائندے شامل کئے جائیں گے۔ وزیر اعظم صابری العسلی نیشنل پارٹی کے وزیر خارجہ سید صلاح البیطار عرب سوشلسٹ پارٹی کی اور سید احمد قنبر وزیر داخلہ شعب پارٹی کی نمائندگی کریں گے۔

برطانوی مصری تجارت میں اضافہ کی توقع

لنڈن ۱۳ جولائی - کل مصری تجارتی مشن کے ممبروں نے تجارتی بورڈ کے صدر اور وزیر خزانہ مسٹر پیٹر تھارنی کرافٹ سے ابتدائی بات چیت کرنے کے لئے ملاقات کی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس مشن کا خاص تعلق برطانوی مصری تجارت بڑھانے کے امکانات سے ہے۔

نئے مراکش کی تعمیر میں عربوں اور بربروں سے اتحاد کی اپیل

سلطان سیدی محمد بن یوسف کا کوہستانی مراکش کا عدیم المثال دورہ

خمیسہ (مراکش) ۱۳ جولائی - سلطان مراکش سیدی محمد بن یوسف نے کل یہاں ڈیڑھ لاکھ کوہستانی قبائلی عربوں اور بربروں سے کہا ہے کہ وہ نئے مراکش کی تعمیر و استحکام کے لئے شانہ بشانہ جدوجہد شروع کریں۔

سلطان جنوبی مراکش کا پندرہ برس کے بعد دورہ کر رہے ہیں۔ مراکش کے اس سلسلہ کوہ میں اتنا عظیم اور پرجوش اجتماع اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ پہاڑوں میں رہنے والے قبائلی ہزاروں کی تعداد میں پیدل چل کر اور لاریوں کے ذریعے یہاں پہنچے۔ ان میں سے کچھ لوگ ایک سو میل کا فاصلہ طے کر کے سلطان کی تقریر سننے کے لئے خمیسہ میں پہنچے تھے

مراکش کے ہر دلعزیز سلطان نے جب سابقہ فرانسیسی مقبوضہ علاقوں میں ساتھ ساتھ رہنے والے سات لاکھ سے زائد عربوں اور بربروں سے متحد رہنے کی اپیل کی۔ تو حاضرین نے پرجوش نعروں سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ سلطان نے کہا۔ کہ پہاڑی علاقوں میں ایسے ججوں کا تقرر عمل میں آئے گا۔ جو یہاں کے رسم و رواج سے آشنا ہوں گے۔ سلطان نے عوام سے اپیل کی کہ وہ امن و امان برقرار رکھنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں تاکہ مستقبل میں مقامی لوگوں کی طرح غیر ملکیوں کا اعتماد بھی بحال ہو جائے۔

سیدی محمد بن یوسف کے ہمراہ ان کے خاندان کے ارکان اور حکام بھی دورہ کر رہے ہیں انہوں نے پہلی رات بربر قبائل کے خیموں میں بسر کی۔ خمیسہ کے راستے میں فرانسیسی آبادکاروں کی بچیوں نے سلطان پر پھول پھینکے۔

ایشیائی تاریخ کی تدوین کے لئے

فیلوشپ کے اجراء کی سکیم

لنڈن ۱۳ جولائی - لنڈن کی مشرقی علوم کی درسگاہ میں ایشیائی تاریخ کی تدوین کے متعلق منعقد کی گئی ایک کانفرنس میں یہ سکیم پیش کی گئی ہے کہ اگر مالی امداد یقینی ہوئی۔ تو ایک فیلوشپ جاری کی جائے گی۔ جس کے تحت ہر سال چھ ایشیائی مورخ برطانیہ میں تاریخ کی تدوین کا کام کریں گے

پچھلے ہفتے میں جن ۴۳ عالموں نے ایشیائی تاریخ لکھنے سے متعلق کانفرنس میں شرکت کی ان میں سے ۱۲ برطانیہ سے اور ۳۱ دیگر ملکوں سے آئے تھے۔ مندوبین کی نصف تعداد ایشیا کے باشندوں کی تھی۔

پیرس کے پروفیسر تیسز نو کے اس بیان کو بہت سراہا گیا۔ کہ ایشیائی تاریخ کو سائنٹیفک خطوط پر مرتب کرنے کے ... ہوئے یہ کانفرنس ایک سنگ میل ہوگی۔

تنازعہ فلسطین کا فیصلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ہونا چاہئے

قاہرہ میں وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی کا بیان

قاہرہ ۱۴ جولائی۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی نے کہا ہے کہ تنازعہ فلسطین کا فیصلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ہونا چاہیئے۔ عرب اسرائیل کشیدگی پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس علاقہ میں امن قائم ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور اس مقصد کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے۔

وزیراعظم پاکستان نے جدہ سے بذریعہ طیارہ قاہرہ پہنچے تھے۔ ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہیں فرانسیسی زعماء سے اپنی بات چیت کی تفاصیل بتائیں اور کہا کہ میں نے فرانسیسی حکام پر زور دیا ہے کہ وہ الجزائر میں فوری طور پر جنگ بند کریں اور اس کے بعد حق خود ارادیت کی بنیادوں پر الجزائری عوام کی قومی امنگوں اور آرزوؤں کی تکمیل کا موقعہ دیں۔ آپ نے کہا "میں نے حکومت فرانس پر زور دیا ہے کہ وہ الجزائری لیڈروں سے رابطہ پیدا کرے"۔ مسٹر محمد علی نے امید ظاہر کی کہ فرانسیسی مدبر صورت حال سے عہدہ برآ ہونے میں دانش مندی کا ثبوت دیں گے۔

مشرقی پاکستان کے دو اور وزیروں کے استعفے منظور کر لئے گئے

وزیراعلےٰ نے ابھی پارلیمنٹری سیکرٹریوں کے استعفوں پر غور نہیں کیا

ڈھاکہ ۱۳ جولائی۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلےٰ مسٹر ابوحسین سرکار نے اعلان کیا ہے کہ صوبائی وزراء مسٹر عبدالسلام خاں اور مسٹر ہاشم الدین احمد نے اپنے استعفے واپس لینے کی جو شرط پیش کی تھی اسے میں نے مسترد کرتے ہوئے گورنر سے یہ درخواست کی کہ وہ ان دونوں وزیروں کے استعفے منظور کرلیں۔ یہ استعفے منظور کر لئے گئے ہیں۔

یاد رہے دونوں وزیروں نے کل رات مسٹر سرکار سے کہا تھا کہ اگر کابینہ کے تین وزیروں کو الگ کرکے ارکان کابینہ کی تعداد چودہ کی بجائے گیارہ کردی جائے تو وہ اپنے استعفے واپس لے لیں گے۔ کل متحدہ محاذ کے ممبروں کے ایک غیر رسمی اجلاس میں یہ طے پایا کہ عبدالسلام گروپ کی پیشکش مسترد کردی جائے۔ اس اجلاس میں ایک وسیع اختیارات رکھنے والی کمیٹی بھی قائم کی گئی۔ جو بعض سابق وزیروں اور اعلےٰ افسروں کے خلاف رشوت کے الزامات کی تحقیقات کرکے یہ معلوم کرے گی کہ بعض سیاست دانوں اور سابق وزیروں کے خلاف الزامات حقیقت پر مبنی ہیں یا نہیں۔

صوبائی وزیراعلےٰ نے کل گورنمنٹ ہاؤس جانے سے قبل اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ فوری طور پر اپنی کابینہ میں توسیع کا ارادہ نہیں رکھتے۔ آپ نے مزید بتایا کہ انہوں نے بعض پولیٹیکل اور پارلیمنٹری سیکرٹریوں کے استعفوں پر ابھی غور نہیں کیا ہے۔

لغاری اور لنگڑیال ری پبلکن پارٹی میں

لاہور ۱۴ جولائی۔ مغربی پاکستان مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے دو ممتاز ارکان سردار محمد خاں لغاری اور ملک فتح شیر لنگڑیال ری پبلکن پارٹی میں شامل ہوگئے ہیں۔ سردار محمد خاں لغاری سابق صوبہ پنجاب میں وزیر مواصلات تھے۔ ملک فتح شیر لنگڑیال ڈسٹرکٹ بورڈ منٹگمری کے چیئرمین ہیں۔

ری پبلکن پارٹی کو توقع ہے کہ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے بعض اور ارکان ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر اور سیاسی کارکن بھی پارٹی میں عنقریب شامل ہو جائیں گے۔

اعلان

احباب جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "نظارت رشد و اصلاح" کا نام "نظارت اصلاح وارشاد" تجویز کیا گیا ہے احباب اس نام پر ڈاک بھجوایا کریں۔

ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ

یونان معاہدہ بغداد میں شامل نہیں ہوگا

لنڈن ۱۴ جولائی۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کل یہاں اس اطلاع کی تردید کی ہے۔ کہ برطانیہ نے یونان سے معاہدہ بغداد میں شامل ہونے کے لئے کہا ہے۔ دریں اثنا گذشتہ اتوار کو لنڈن میں یونانی سفارت خانے سے ایک بیان جاری کیا گیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت یونان کے خیال میں معاہدہ بغداد نے عرب ملکوں میں پھوٹ ڈال دی ہے۔ یونان عرب ملکوں سے دوستانہ تعلقات بحال رکھنے کا خواہشمند ہے۔ اس لئے اس تنازعہ میں الجھنا اس کے لئے سخت حماقت کی بات ہوگی۔

حادثہ میں ڈائرکٹر جنگلات کا انتقال

جہلم ۱۴ جولائی۔ کل جہلم سے سترہ میل دور ایک جیپ اور پنجاب ٹرانسپورٹ کی بس میں ٹکر ہوگئی تھی۔ اور ڈائرکٹر جنگلات بشارت علی مجروح ہوگئے تھے۔ کل بشارت علی ہسپتال میں انتقال کرگئے۔ مرحوم کی والدہ کی حالت بھی نازک ہے۔

مغربی پاکستان کے سوشل ہیلتھ پبلک پراسیکیوٹر

لاہور ۱۴ جولائی۔ گورنر مغربی پاکستان نے پشاور کے ایڈووکیٹ قاضی محمد اسلم کو مغربی پاکستان کا اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر مقرر کیا ہے۔ اس کا اعلان آج ایک غیر معمولی گزٹ میں کیا گیا ہے۔

مسٹر جسٹس محمد رفیق

لاہور ۱۴ جولائی۔ حکومت پنجاب کے سابق لیگل ریممبرنسر اور سابق ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج محمد رفیق نے کل مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے قائم مقام جج کا عہدہ سنبھال لیا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے دستخط کنندہ ذیل مطبوعہ شیڈیول کے مطابق شیڈیول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مقررہ فارموں پر ۲۳ جولائی ۱۹۵۶ء کو بارہ بجے دوپہر تک وصول کرے گا یہ فارم اسی روز ساڑھے گیارہ بجے تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ٹنڈر اسی روز ساڑھے ۱۲ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	تخمینًا لاگت	زرِ ضمانت جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور کے پاس جمع کرانی ہوگی
(۱) ہیڈ بلاک کی پہلی منزل پر ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کی سٹیٹسٹیکل برانچ کے لئے نئی عمارت کی تعمیر	۹۸۰۰۰/-	۲۰۰۰/-/-
(۲) مغلپورہ میں سول ہیرکس کے کوارٹروں کے گرد صحن کی دیواروں کی تعمیر	۹۸۰۰۰/-/-	۲۰۰۰/۰/۰

وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ۲۳ جولائی ۱۹۵۶ء سے پہلے اپنے نام رجسٹر کرالیں۔

تفصیلی شرائط دیگر کوائف اور نرخوں کا شیڈیول تعطیل کے علاوہ کسی دن بھی دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے ٹنڈر یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

علاقہ تھل میں زرعی اراضی برائے فروخت

خاصی تعداد میں زرعی اراضی کے مربعہ جات جو بیرون بلاک ہیں بہت جلد فروخت کئے جارہے ہیں۔ اراضی زرخیز اور عمدہ ہے۔ قیمت بالکل معمولی ہے۔ کاشتکار طبقہ کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ خط وکتابت کے ذریعہ یا خود ملاقات کریں۔

پنجاب زراعت فارم لمیٹڈ کارنروبلڈنگ چوک رنگ محل لاہور